REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD.NO.P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴ — شمارہ ۵۰

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.
PIN. 143516

۷ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ — ۱۱ فتح ۱۳۵۴ ہش — ۱۱ دسمبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ فتح (دسمبر) ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ یکم دسمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت پچھلے دنوں انفلوئنزا سے خراب رہی ۔ اب قدرے بہتر ہے ۔ پرسوں جمعہ حضور نے ہی پڑھایا تھا ۔ اور نمازوں میں بھی تشریف لاتے ہیں اور بیرونی دوستوں سے بھی ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں ۔"

احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی ، درازی عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۸ فتح (دسمبر) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

قادیان ۸ فتح (دسمبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ ۔

اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا

جو اللہ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلّت سے نجات دیتا اور خود اُس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اِسی طرح تمہاری رُوحانی حوائج کا حال ہے ۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بُجھا سکتے ہو ؟ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا مُنہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو ؟ ہرگز نہیں ۔ پس اِسی طرح تمہاری رُوحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی ۔ رُوحانی حالت کے سنورنے اور اس باغ کے پھل کھانے کیلئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ ۔ اور اعمالِ صالحہ کے پانی کی نہر سے اِس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ ۔

یاد رکھو ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ادھورا ایمان ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمالِ صالحہ سرزد نہ ہوں ؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا ۔ لوگ اپنے ایمان کو پورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا ۔ بیشک اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی جو اُس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے ۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پورا کرنیوالا اور بڑا رحیم وکریم ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے ۔ مگر وہ جو ایک طرف دعویٰ اتقا کرتے ہیں اور دُوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے ان دونوں میں سے ہم کس کو سچا کہیں اور کس کو جھوٹا ؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا ۔ ہم اُس مدعی کو جھوٹا کہیں گے ۔ اصل یہ ہے کہ اُن کا تقویٰ یا اُن کی اِصلاح اِس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو ۔ یا وُہ خدا کے متقی نہیں ہوتے ۔ لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں ۔ سو اُن پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے ۔ جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دُنیا میں مُبتلا رہتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا ۔ وہ اپنے وعدوں کا پکا اور سچا اور پورا ہے ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۳ ، ۲۴۴)

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) منعقد ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) کو منعقد ہوگا ۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلّغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے ۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اِس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں ۔

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن کوڈ ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۱ر فتح ۱۳۵۴ہش

منارۃ المسیح قادیان سے

پنجگانہ نمازوں کیلئے بلا ناغہ "اذان"

انبیاء علیہم السلام کی سنتِ مقدسہ سے یہ ثابت ہے کہ وہ کسی رؤیا یا الہام کو جو سراسر تعبیر طلب اُمور پر مشتمل ہوتے ہیں محض خدا کے حضور اپنی کامل اطاعت گذاری کے جذبہ سے بسا اوقات ایسی رؤیائے صادقہ و الہاماتِ جلیلہ کو ظاہری طور پر بھی پورا کر دینے میں تامل نہیں کرتے۔ چنانچہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو عملی طور پر ذبح کر دینے کے لئے تیار ہو جانا اور سعادت مند بیٹے کا بھی اپنے تئیں ذبح کر دیئے جانے کے لئے برضا و رغبت پیش کر دینا اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔

چنانچہ یہ جو حدیثِ نبوی میں مروی ہے کہ مسیح موعود دمشق کے مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس نازل ہوگا تو گو اس کے پُر لطف معانی اور مطالب اور بھی ہیں جن کا تفصیلی ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں فرمایا ہے۔ تاہم انبیاء علیہم السلام کی مذکورہ سنت کی پیروی کرتے ہوئے سنہ ۱۹۰۰ء میں حضورؑ نے بالقاءِ الٰہی اپنی کتاب "خطبۂ الہامیہ" کے دیباچہ میں ایک اشتہار کے ذریعہ اپنے اس منشاء کا اظہار فرمایا کہ قادیان کی مسجد اقصےٰ میں ایک بلند منارہ تعمیر کیا جائے۔ اور وہ منارہ حضورؑ ہی کے الفاظ میں حسب ذیل تین کاموں کے لئے مخصوص ہو:۔

"**اوّل** یہ کہ تا مؤذن اس پر چڑھ کر پنج وقت بانگِ نماز دیا کرے اور تا خدا کے پاک نام کی اونچی آواز سے دن رات پانچ دفعہ تبلیغ ہو اور تا مختصر لفظوں میں پنج وقت ہماری طرف سے انسانوں کو یہ ندا کی جائے کہ وہ ازلی اور ابدی خدا جس کی تمام انسانوں کو پرستش کرنی چاہیئے صرف وہی خدا ہے جس کی طرف اس کا برگزیدہ اور پاک رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے سوا نہ زمین میں نہ آسمان میں اور کوئی خدا نہیں۔

دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ ——— اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اُونچے حصّے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائے گا...... یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دُور دُور جائے گی۔

تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اُونچے حصّے پر ایک بڑا گھنٹہ...... نصب کر دیا جائے گا۔ تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو ——"

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی اس تحریک کو کامیاب بنایا۔ حضورؑ کے اپنے زمانہ مبارک میں اس منارہ کی بنیاد رکھ دی گئی۔ حضورؑ کے منشاء کے مطابق اس کی تکمیل کا کام خلافتِ ثانیہ کے زمانہ میں ہو گیا۔ اس طرح جب سے یہ منارہ بنا ہے خدا کے فضل و کرم سے اور حضورؑ کی دلی منشاء کے مطابق اس وقت سے اب تک اس منارہ سے پنجگانہ نمازوں کے وقت بانگِ نماز بلند ہوتی ہے اور لوگوں کو خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت اور اسلام کے بتائے ہوئے امن بخش طریق فلاح کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ اور اس میں کسی دن بھی ناغہ نہیں ہوا۔ حتّٰی کہ ۱۹۴۷ء کے پیش آمدہ مخصوص حالات میں بھی ایک وقت کی اذان میں بھی فرق نہیں آیا ——!!

اس تسلسل کا بلا ناغہ قائم رہنا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اور اس کی بارگاہ میں اُس کے پیارے بندے مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک منشاء کی قبولیت کا رُوح پرور پہلو ہے۔ ورنہ مشرقی پنجاب میں واقع ہزاروں ہزار مساجد جنہیں انتقالِ آبادی کے وقت مسلمان اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ آج بھی نہ صرف مسلمانوں کی آبادی سے خالی پڑی ہیں بلکہ کسی ایک وقت بھی ان سے اذان کی آواز سُنی نہیں جا سکی۔ ان مساجد میں سے ایسی مساجد کی تعداد بھی خاصی ہے جو مسلمانوں کے بعض فرقوں کے آباء و اجداد اور خاص بزرگان کے مزاروں اور مخصوص یادگاروں سے وابستہ ہیں مگر آج یہ سب کی سب عبرت اور موعظت کے لئے قطعی خاموش، ساکت اور بے آباد پڑی ہیں۔

گزرے وقتوں کے مقابلہ میں منارۃ المسیح سے بلند ہونے والی ہر نماز کی اذان آج بھی ایک وجد انگیز سماں پیدا کر دیتی ہے۔ اور آج کی صحبت میں اسی کیفیت کو ہی قدرے تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں۔

قادیان کی بستی جب سے آباد ہوئی اپنے محلِ وقوع کے اعتبار سے اس کے مضافات میں غیر مسلم آبادی شروع ہی سے چلی آئی ہے۔ حتّٰی کہ مُلکی تقسیم سے قبل غیر منقسم پنجاب مسلم و غیر مسلم مخلوط آبادی کا صوبہ رہا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ ایسی ملی جلی آبادی کے باوجود طبائع کے اندر ایک دُوسرے سے ایک گونہ بُعد اور اجنبیت کی جھلک بھی دکھائی دیتی رہی ہے۔ ایسی اجنبیت عام میل ملاپ، لین دین اور عمومی معاشرت میں گو زیادہ نمایاں نہ رہی ہو۔ لیکن طرفین کی جانب سے اپنے ہی مخصوص نظریات سے چمٹے رہنے اور دوسروں کے خیالات سے عدمِ واقفیت کی بناء پر کسی نہ کسی طرح غیریت —— و —— اجنبیت کا سلسلہ چلتا چلا گیا۔ چنانچہ اس صُوبہ کے بسنے والے بڑے بزرگوں کو وہ وقت بھی خوب یاد ہے جبکہ متحدہ پنجاب کے بعض مقامات میں بانگِ نماز ہی بعض غیر مسلم بھائیوں کے لئے مذہبی اشتعال کا باعث بن جاتی۔ اور اذان کے عربی الفاظ کے معانی اور مطلب سے پُوری جانکاری نہ ہونے کے سبب بسا اوقات ان مقامات میں جہاں ایسے افراد کی آبادی زیادہ ہوتی ان میں مسلمانوں کو اذان دینے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ چنانچہ خود قادیان کے بعض مضافاتی دیہات میں ایسے ہی حالات کا راقم الحروف کو ذاتی مشاہدہ و تجربہ ہے ——!!

مگر خدا کا شکر ہے کہ ملکی تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب میں یہ صورتِ حال اب بالکل ختم ہو چکی ہے جسے سیکولر نظامِ حکومت کی خوبی کہیئے یا آزادیٔ ہندوستان کے ساتھ باشندوں میں وسیع النظری۔ تعلیم کی ترویج اور ایک دوسرے کو زیادہ سمجھنے اور برداشت کرنے کی خوش آیند تبدیلی کا ثمرہ قرار دے لیجیئے، یہ ایک خوش کن تبدیلی ہے۔ فی الواقع ایسی تبدیلی بہت ہی بابرکت اور قابلِ تحسین ہے —— !!

جیسا کہ ابھی بیان ہوا، اذان کے عربی الفاظ ہمارے بعض غیر مسلم بھائیوں کے لئے اُس وقت تک وجہ اشتعال بنتے رہے جب تک کہ وہ مسلمانوں سے دُور رہے اور مسلمان اُن سے۔ اس کی وجہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اس وقت ہم نہ تو اس تفصیل میں جانا چاہتے ہیں اور نہ اس کی چنداں ضرورت اور فائدہ ہی ہے۔ البتہ جہاں تک مشرقی پنجاب اور بالخصوص قادیان اور اس کے مضافات کا تعلق ہے، ملکی تقسیم کے بعد جب فرقہ دارانہ کشیدگی اور تناؤ کے جذبات ختم ہو گئے اور یہاں کی آبادی نے سنجیدگی سے اس امر کو ذہن نشین کر لیا کہ مسلم ہوں یا غیر مسلم جب ہم سب کے سب اس ملک کے باشندے ہیں ہم سب کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کے قریب ہوں۔ اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ مغایرت کی صورت اپنائیت میں بدلنے لگی۔ اور باہمی محبت و اُنسیت کا ماحول بڑھنے لگا۔ اس کے بعد نہ صرف سیاسی نقطۂ نظر سے قادیان کا شہر سیکولر نظامِ حکومت کی ایک عملی تصویر بن گیا۔ بلکہ ایک دوسرے کو قریب سے ملنے، اس کے خیالات و نظریات سے آگہی ہو جانے کے بعد اب پُرانی اجنبیت قصّۂ پارینہ بن کر رہ گئی ہے۔ اور اب بانگِ نماز کسی بھی سکھ بھائی کے لئے وجہِ اشتعال ہرگز نہیں بنتی۔

علاوہ ازیں اسے قادیان کے سفید منارہ کی کشش کہیئے یا اس پر سے دی جاتی والی پنجگانہ نمازوں کے لئے اذان کی مقناطیسی قوت قرار دے لیجیئے، اس وقت صورتِ حالی یہ ہے کہ غیر مسلم مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے روزانہ منارہ کی زیارت اور اسلام و احمدیت کی دلنشیں باتیں سُننے کے لئے بڑے اشتیاق کے ساتھ دُور دراز علاقوں سے جوق در جوق چلے آتے ہیں۔ ملکی تقسیم کے بعد مشتاقین کا یہ سلسلہ ایسا چلا ہے کہ آنے والوں کی اس تشنگی کو دُور کرنے اور اشتیاق کو پُورا کرنے کے لئے جماعت کی طرف سے باقاعدہ ایک دفتر کھول دیا گیا ہے۔ آنے والے آتے ہیں اور نہایت درجہ دلچسپی اور متانت کے ساتھ اسلامی اصولوں کے متعلق اپنی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ ان میں نو تعلیم یافتہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد نمایاں ہوتی ہے۔ جو بڑی محبت اور اُلفت کے ساتھ اسلام اور احمدیت کے بارہ میں سوالات دریافت کرتے ہیں —— !!

چونکہ یہ سب لوگ منارہ دیکھنے آتے ہیں اس لئے طبعی طور پر منارہ سے بلند ہونے والی اذان اور پھر نماز کے بارہ میں بھی دریافت کرتے ہیں۔ تب دونوں کے معانی اور مطالب سُن کر اُن کی سُنی سُنائی غلط فہمیاں بھی دُور ہو جاتی ہیں۔ اور باہمی اُلفت و محبت کے تعلقات بھی بڑھتے ہیں۔ ایسے علم دوستوں کے لئے دفتر دعوت و تبلیغ کی طرف سے اسلامی نماز کے انگریزی۔ پنجابی اور ہندی میں تراجم بھی شائع کرائے ہوئے ہیں۔ اور زائرین شوق سے لیتے اور مطالعہ کر کے اپنی تشنگی دُور کرتے ہیں۔

چونکہ قادیان کے منارۃ المسیح سے پنجگانہ نمازوں کے لئے اذان کی برکات اور بدلے ہوئے کیف انگیز حالات کا تذکرہ ہو رہا ہے اس لئے آخر میں مزید ایک چھوٹی سی مگر ایسی ہی پُر کیف بات بھی سُن لیجیئے کہ کجا وہ زمانہ کہ بانگِ نماز کسی غیر مسلم بھائی کے لئے اجنبیت اور عدمِ علم کے سبب وجۂ اشتعال بن جایا کرتی تھی۔ اور کجا اب یہ حالت ہے کہ ادھر منارۃ المسیح سے اسلامی اذان کی سریلی آواز **اَللّٰہُ اَکْبَر** کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے اُدھر منارہ کے ارد گرد بسنے والے ننھے ننھے پیارے پیارے غیر مسلم بچے مؤذن کی آواز کے ساتھ ہلا آگے (صلا پر)

خطبہ جمعہ

ایمان کا مقصد یہ ہے کہ انسان فلاحِ دارین حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی ابدی رضا کا وارث ہو

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین اہم ذمہ داریاں انسان پر عائد کی ہیں

خوفِ خدا کے تحت تمام برائیوں سے بچا جائے محبتِ الٰہی کی ہر راہ کو اختیار کیا جائے قربانی کی ہر راہ پر گامزن رہا جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ ہجرت ۱۳۵۴ ہش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(مائدہ ع ۶)

اس کے بعد فرمایا:-
جو مختصر سی آیت میں نے اس وقت تلاوت کی ہے اس میں نہایت حسین پیرایہ میں

ایک نہایت ہی بنیادی اہمیت کا مضمون

بیان ہوا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی کتب اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کی کوئی غرض ہوتی ہے۔ انسان کسی مقصد کے پیشِ نظر دنیا سے منہ موڑتا اور دنیا والوں کی دشمنی خرید کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا اور یہ اعلان کرتا ہے کہ میں

اپنے ربّ کی آواز پر لبیک

کہتے ہوئے اس کو جیسا کہ وہ چاہتا ہے۔ اپنی ذات میں کامل اور اپنی صفات میں کامل سمجھنے کا اور اس بات پر یقین کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اسی طرح وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اس کے رسولوں اور اس کی کتاب پر ایمان لایا ہوں۔ اور جو پہلے رسول گزرے ہیں اور جو کتب نازل ہوئی ہیں ان پر بھی ایمان لایا ہوں اور ایمان باللہ اور ایمان بالرسل اور ایمان بالکتب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ

انسان فلاحِ دارین حاصل کرے

اور اس زندگی میں بھی وہ خدا میں ہو کر بآرام زندگی پائے اور اُخروی زندگی (جو مرنے کے بعد انسان کو یقیناً ملنے والی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے وعدہ کیا ہے) میں بھی وہ فلاح حاصل کرے۔

فلاح کے معنی انتہائی کامیابی کے ہیں اور امام راغبؒ نے اپنی کتاب مفردات میں لکھا ہے کہ اُخروی زندگی میں جو فلاح اور ابدی حیات طیبہ ایک مومن کو ملے گی۔ وہ چار خصوصیات کی حامل ہوگی۔

چار باتیں اس میں پائی جائیں گی

اور وہ یہ ہیں:-
(۱) ایک ایسی ابدی زندگی جس پر کبھی فنا نہ آئے۔
(۲) ایک ایسی تونگری جس کے ساتھ کوئی احتیاج باقی نہ رہے۔
(۳) اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسی عزت کہ جس کے ساتھ شیطانی ذلت کے اندھیرے کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔
(۴) وَعِلْمٌ بِلَا جَهْلٍ اور وہ حقیقی علم جو جہالت کی تمام ظلمتیں اور اس کے اندھیروں کو دور کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس غرض سے ایمان لائے ہو کہ ایک ابدی حیات تمہیں حاصل ہو۔ وہ حیاتِ طیبہ تمہیں ملے جو ابدی فیوض کی حامل اور خدا تعالیٰ سے نئے

سے نئے اور زیادہ سے زیادہ فیض اور برکتیں اور رحمتیں حاصل کرنے والی ہو۔ اور یہ ایک ایسی زندگی ہے جس کا تصور بھی ہم یہاں نہیں کر سکتے۔

جہاں تک غنا اور احتیاج کا سوال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چاہو گے تمہیں مل جائے گا اس سے زیادہ اور کیا غنا ہو سکتی ہے۔ عزت کی ایک نگاہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے کسی بندہ پر پڑے وہ بھی بڑی ہے لیکن جس زندگی کے متعلق یہ وعدہ ہو کہ اس کے ہر لمحہ میں

اللہ تعالیٰ کی رضا کی نگاہیں

ایک عاجز انسان پر پڑتی رہیں گی اس سے بڑھ کر اور کیا عزت ہوگی۔ پھر علم اور علم کی زیادتی کا یہ حال کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے متعلق هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ فرماتا ہے یعنی مومن ہدایت کے اور اللہ کے قرب کے کچھ مقامات حاصل کرتا ہے تو کچھ اور نئی راہیں اس پر کھول دی جاتی ہیں۔ پھر وہ ایک نئے بلند تر مقام پر پہنچتا ہے تو قرب کی کچھ اور راہیں اس پر کھولی جاتی ہیں۔ یہ ہدایت اور علم ایسا نہیں جس پر انسان ایک وقت میں احاطہ کرے اور سیر ہو جائے اور پھر تشنگی کا احساس اس کے اندر پیدا ہو۔ بلکہ یہ وہ علم اور ہدایت ہے جو ہر لمحہ بڑھتا ہے۔ وہ علم ہے جو ہر لمحہ انسان کو خدا تعالیٰ سے قریب تر لے جاتا ہے وہ علم ہے جس پر شیطان کی یلغار کا امکان ہی نہیں کیونکہ جنت کے دروازے شیطان پر بند ہو چکے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قسم کی ابدی حیاتِ طیبہ کے حصول کے لئے تم ایمان لاتے ہو۔ اور میری آواز پر لبیک کہتے ہو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس اعلانِ ایمان کے نتیجہ میں تین قسم کی ذمہ داریاں تم پر عائد ہوتی ہیں۔ اور

تین تقاضے

ہیں جو ایمان انسان سے کرتا ہے۔

پہلا تقاضا اس کا یہ ہے کہ اِتَّقُوا اللّٰهَ انسان ایمان سے قبل بہت سی بدیوں اور بدعادتوں اور بد رسوم اور شیطانی خیالات میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ ایمان کے ساتھ ہی اس کو یہ ساری برائیاں چھوڑنی پڑتی ہیں۔ اور چھوڑنی چاہئیں اگر وہ ایمان میں سچا ہے۔ تقویٰ کے معنے ہیں اپنے نفس کو گناہ اور معاصی سے اور نواہی کے ارتکاب سے انسان اس لئے بچائے کہ کہیں اس کا رب اس سے ناراض نہ ہو جائے پس جب ایمان حقیقی ہو اور اس کے ساتھ جیسا کہ چاہیئے معرفت اور ایمان بھی ہو تو ایمان کا پہلا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ساری برائیوں اور بدیوں اور بد رسموں اور بد عادتوں اور بد خیالات اور بد خواہشوں اور گندے میلانِ طبع کو انسان اپنے ربّ کی خاطر چھوڑ دے غرض تمام گناہوں اور معاصی سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ اور عقلاً بھی انسان سے پہلا مطالبہ یہی ہونا چاہیئے کیونکہ جب تم کہتے ہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے تو عقل کہتی ہے کہ تم کسی ایسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہونا جو تمہارے ربّ کی پسندیدہ نہیں جس سے وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ پس پہلا تقاضا ایمان ہم سے یہ کرتا ہے کہ ہم ہر اس چیز سے بچیں جو ہمارے ربّ کو پسندیدہ اور پیاری نہیں ہے۔

دوسری ذمہ داری

ہم پر یہ عائد ہوتی ہے یا یوں کہو کہ دوسرا تقاضا ایمان ہم سے یہ کرتا ہے کہ

وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ

یعنی مقام خوف جس کا تقویٰ میں ذکر ہے صرف وہ کافی نہیں بلکہ اس کے بعد مقام محبت میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اور انسان کے دل کی یہ حالت ہونی چاہئیے کہ وہ دلی تڑپ اور شوق اور رغبت کے ساتھ ان راہوں کو ڈھونڈے جو اسے اس کے رب کی طرف لے جانے والی ہیں۔ جب غرباء کی ایک جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئی تھی کہ امیر کچھ ایسی نیکیاں کرتے ہیں جو غریب بجا نہیں لا سکتے اس لئے انہیں کچھ ایسی عبادتیں بتائی جائیں کہ وہ ان کے ذریعہ اس کمی کو پورا کر سکیں تو ان کے دل کی یہ خواہش ابتغوا الیہ الوسیلۃ ہی کا ایک نظارہ ہمارے سامنے پیش کر رہی ہے۔ پس مومن کے دل کی یہ کیفیت ہونی چاہئیے کہ ہر اس راہ کو تلاش کرے جو راہ اس کے رب کی طرف پہنچانے والی ہو اور جس پر چل کر وہ اپنے رب کا قرب حاصل کرنے والا ہو۔ وسیلہ کے معنے اللہ کی طرف سے راغب کے ہیں۔ یعنی جو شخص اللہ کی طرف راغب ہو اسے عربی زبان میں وَاسِل کہتے ہیں اور مفردات راغب میں ہے کہ وسیلہ کی حقیقت یہ ہے کہ قرب کی راہوں کی معرفت اور عرفان شوق سے حاصل کیا جائے۔ (میں لفظی ترجمہ نہیں کر رہا بلکہ انہوں نے جو معنی کئے ہیں ان کا مفہوم اپنی زبان میں بیان کر رہا ہوں) اسی طرح قرب کی راہیں جو انسان پر کھلیں ان راہوں پر شوق سے چلا جائے اس کو انہوں نے عبادت کے نام سے پکارا ہے۔ شریعت اسلامیہ کے جو احکام ہیں اور وقت اور ہر حالات اور مقام اور ماحول کے مطابق جو بہترین ہدایتیں ہوں ان بہترین ہدایتوں پر دلی رغبت سے عمل کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ انسان سے خوش ہو جائے۔

پس ایک معنے "وابتغوا الیہ الوسیلۃ" کے یہ ہیں کہ ان راہوں کی دلی رغبت اور شوق کے ساتھ تلاش جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جاتی اور انسان کو خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتی ہیں۔ پھر

وسیلہ کے ایک معنی

ہم قرآن کریم سے بھی کر سکتے ہیں کیونکہ قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ ان راہوں کی نشان دہی کی ہے کہ جو راہیں خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ اور اس صورت میں وابتغوا الیہ الوسیلۃ کے یہ معنی ہوں گے کہ قرآن کریم کی ہدایات اور احکام سے دلی پیار اور محبت کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے۔ پھر وسیلہ کے ایک معنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کئے جا سکتے ہیں اس کی طرف خود قرآن کریم نے سورت بنی اسرائیل میں اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ۔

(بنی اسرائیل رکوع نمبر ۶)

کہ انسانوں میں سے جن کو مشرک معبود بناتے ہیں وہ خود ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر چکے ہوں اور جن کی مدد سے یا جن کے اسوہ پر چل کر وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں ایک مومن تو ان سے بھی زیادہ اسوہ کی تلاش کی تڑپ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جب ہم آیت اقرب کے مفہوم کی روشنی میں جو وسیلہ کے اندر پایا جاتا ہے اور جسے سورۃ بنی اسرائیل کی یہ آیت واضح کرتی ہے ابتغوا الیہ الوسیلۃ پر غور کریں تو ہم یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ قرب الٰہی کی راہوں کی تلاش میں

اسوہ حسنہ کی تلاش کرو

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن راہوں پر گامزن ہو کر اللہ تعالیٰ کے مقرب بنے تم بھی ان راہوں کو اختیار کرو کیونکہ آپ ہی کامل اسوہ ہیں تمہارے سامنے چونکہ ایک مثال پہلے سے موجود ہے اس لئے تم انہیں زیادہ آسانی سے پا سکو گے اور آپ کے اسوہ کو سامنے رکھ کر اور آپ کی نقل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب کو زیادہ سہولت کے ساتھ حاصل کر سکو گے۔ غرض دوسری ذمہ داری جو ایمان کی وجہ سے کسی انسان پر عائد ہوتی ہے۔ وہ اس آیت میں ابتغوا الیہ الوسیلۃ میں بتائی گئی ہے۔ لغت والے لکھتے ہیں کہ الوسیلۃ کے اندر یہ مفہوم پایا جاتا ہے کہ قرب الٰہی کی راہوں کو رغبت اور شوق کے ساتھ تلاش کیا جائے۔ پس "وابتغوا الیہ الوسیلۃ" کے یہ معنی ہوئے کہ تم شوق اور رغبت کے ساتھ ان راہوں کو تلاش کرو جو خدا تک لے جاتی ہیں۔

بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں "بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں نمازوں میں باقاعدہ نہیں تو کیا ہوا" وہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ پر عمل نہیں کر رہے ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ شان بتائی ہے کہ وہ قرب کی ہر راہ سے محبت اور پیار اور رغبت اور شوق کا تعلق رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ بعض راہوں پر چلے اور بعض کو چھوڑ دے۔

پھر

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں

کہ "جی سارا دن عبادت کرتے رہنے سے آں حضرت کے زمانے میں تو کیا ہو گیا"۔ حالانکہ ہر قرب کی راہ کو بشاشت سے قبول کرنا چاہئیے اور ان کے ساتھ پیار کرنا چاہئیے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ ہماری زندگی کا ہر راستہ ہمارے رب کی طرف پہنچانے والا ہو تاکہ ہم اس کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں وابتغوا الیہ الوسیلۃ کا ہی نظارہ تھا کہ بعض صحابہؓ کے متعلق آتا ہے کہ چاہے انہیں پیشاب کی حاجت نہ ہوتی وہ بعض جگہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں پیشاب کرتے دیکھا تھا اس لئے ہم رہ نہیں سکے اور ہم نے یہاں پیشاب کیا ہے بظاہر اس فعل میں کوئی دینی چیز نہیں لیکن اس کے پیچھے جو محبت کام کر رہی ہے وہ بڑی عجیب ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے جذبات کو قبول کرتا ہے۔ یہ چیز انسان کو کہیں سے کہیں اٹھا کر لے جاتی ہے۔ غرض وابتغوا الیہ الوسیلۃ میں ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ ہم نے قرب کی ہر راہ کو اختیار کرنا ہے یہ نہیں کہ بعض راہوں کو لے لیا اور بعض کو چھوڑ دیا۔

جب خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی راہوں کی تعیین ہو گئی۔ اور ان راہوں سے پیار ہو گیا تو پھر

ایمان کا تیسرا تقاضا یہ ہے

کہ "جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ" دراصل جیسا کہ میں نے پہلے اشارہ کیا ہے۔ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ" کا تعلق محبت الٰہی کے ساتھ ہے جیسا کہ اتقوا اللہ کا تعلق خوف الٰہی کے ساتھ ہے۔

پھر "جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ" جس وقت انسان صحیح معنی میں اپنے رب کو پہچاننے لگتا ہے۔ اور اس کی ذات اور اس کی صفات کاملہ حسنہ کا کامل عرفان حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بڑی ہی قدر اور عزت انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے اس کی عزت اور عظمت۔ اور اس کا جلال کچھ اس طرح دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں رہتی وہ ہیچ نظر آتی ہے قدر دانی کا یہ جذبہ محبت اور خوف سے جدا گانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تجربہ رکھنے والے اس پر گواہی دیں گے۔ کہ یہ خوف اور محبت کے جذبہ سے بلند تر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خوف اور محبت کے بعد جب تم واقعہ میں اللہ تعالیٰ کو پہچاننے لگے اور اس کی معرفت تمہیں حاصل ہو گئی تو پھر تم اس بات سے رہ نہیں سکتے کہ اس کے راستہ میں جہاد کرو۔ یعنی راہ جب مل گئی تو دنیا کی ہر تکلیف برداشت کرتے ہوئے ہر قربانی دے کر اس راہ پر گامزن رہنا۔ یہ مجاہدہ ہے۔ مال کی قربانی ہے، نفس کی قربانی ہے، جان کی قربانی ہے۔ اوقات کی قربانی ہے، عزتوں کی قربانی ہے اور اولاد کی قربانی ہے۔ ہر قسم کی قربانی ہے جس کا مطالبہ جاھدوا ہم سے کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا مقام انسان نے پہچان لیا تو وہ کہاں بخل کرے گا۔ تو ایسے دل اور ایسے دماغ میں داخل ہو نہیں سکتا۔ وہ تو یہ کہے گا کہ ہر چیز خدا کی راہ میں قربان ہے۔ اور یہ تیسری ذمہ داری ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے انسان پر ڈالی ہے۔

پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اول خدا کا خوف پیدا ہو اور انسان تمام برائیوں کو چھوڑ دے۔ پھر خدا کی محبت پیدا ہو اور انسان نیکی کی ہر راہ پر گامزن ہونے کیلئے تیار ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی قدر اور اس کی عزت اور اس کا جلال اس کے دل کو اپنے قبضہ میں لے لے اور اس کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے کیلئے تیار ہو جائے۔ "جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ" اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو اَسْلَمْنَا لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جب یہ تینوں مطالبے تم پورے کر دو گے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تب ہی تم اس فلاح دارین کو حاصل کر دو گے جو تمہارے ایمان کی غرض ہے۔ اگر تم ایمان کا دعویٰ کر دو گے لیکن ان مطالبات کو پورا نہ کرو تو تم فلاح دارین حاصل نہیں کر سکتے

تمہارے جیسا بد بخت اور بدقسمت پھر کوئی نہیں ہوگا۔ جس کے ہاتھ میں نہ دُنیا رہی نہ دین رہا۔ دُنیا دار دین کی وجہ سے اس سے پیچھے ہٹ گئے اور ناراض ہو گئے اور خدا کے سامنے اس کے اعمال پیش کئے گئے تو ان میں ہزار کیڑے دُنیا کے نکلے اور خدا تعالےٰ نے بھی انہیں رد کر دیا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے

کہ ہم واقعہ میں حقیقی مومن بن جائیں اور ایمان کے ہر سہ تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں اور محض اس کے فضل سے ہم فلاحِ دارین حاصل کریں۔ یعنی اس دنیا میں بھی باآرام زندگی پالیں اور اس دُنیا میں بھی ابدی بقا لقا اور رضا ہمیں حاصل ہو۔ تاکہ ہم اپنی زندگی کے مقصد اور مطلوب کو حاصل کر سکیں اور دنیا جو ان راہوں کو پہچانتی نہیں اور ہمیں تمسخر اور استہزاء سے دیکھ رہی ہے، وہ دیکھے کہ خدا کی راہ میں ذلتیں اٹھانے والے ہی

عزتوں کے وارث

قرار دیئے جاتے ہیں اور اس کی راہ میں دُکھ پانے والے ہی ابدی سرور اور لذت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ دُنیا کی بھی آنکھیں کھولے اور اپنے قرب کی راہوں کی طرف اُن کو ہدایت دے اور انسانی زندگی کا جو مقصد ہے۔ وہ اُن کی زندگیوں میں بھی پورا ہو۔ اٰمین ــ

دُعائے مغفرت

مورخہ ۲۲ر نومبر ۷۵ء بروز اتوار چار بجے سہ پہر بذریعہ ٹرنکال یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ ہمارے بڑے بھائی محمد رشید صاحب سولیجہ بمقام بھوساول (مہاراشٹر) اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ہ

اسی شب مرحوم کے چھوٹے بیٹے کے ہمراہ بھوساول کے لئے روانہ ہوا۔ وہاں علم ہوا کہ مرحوم سنیچر کی شب حسب معمول دکان بند کر کے گھر گئے کوئی تکلیف نہ تھی۔ اتوار کی صبح دوکان نہیں پہنچے۔ دوپہر کے وقت اہل محلہ کو شبہ ہوا۔ پڑوس کے ایک صاحب کا بیان ہے کہ گزشتہ شب ۲ بجے مجھے ان کے کمرے سے تلاوت یا کلمہ شریف پڑھنے کی آواز آ رہی تھی۔ کوئی خاص بات نہ سمجھ کر دریافت نہ کیا گیا۔ گمان ہے کہ بعد دو بجے شب کسی وقت وفات پا گئے۔ ڈاکٹری رپورٹ ہے کہ مرحوم کی وفات حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ہوئی ہے۔ دوسرے دن مرحوم کو دفن کیا گیا۔

مرحوم اہل محلہ و بازار میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ نماز کے پابند نرم طبیعت کے مالک تھے۔ چندہ جات کا بیشتر حصہ کی جماعت میں ادا کرتے تھے۔ احمدی ہونے کے بعد گھر کے افراد سے مزید کشیدگی ہو گئی تھی۔ لیکن ہم سب کے اصرار کے باوجود کانپور آنے کے لئے راضی نہیں ہوتے تھے۔ مرحوم کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں جو غیر احمدی بالغ ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی بخشش فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے بچوں کو احمدیت کی نعمت سے سرفراز فرمائے آمین۔

غمگسار: محمد احمد سولیجہ (کانپور)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار امسال ماہ دسمبر میں ہونے والے "بہار پبلک سروس کمیشن" کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ جملہ درویشانِ کرام اور احباب جماعت سے اپنی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: اختر حسین بی ایس سی۔ خانپور ملکی

(۲) مکرم محمد اعظم صاحب منیم بیڑی ورکس اڈہ کل آندھرا اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ارسال کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ ان کو آج کل کچھ پریشانیاں ہیں اِن کے ازالہ کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (مینیجر اخبار بدر قادیان)

(۳) خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ فیروزہ بی بی صاحبہ آف پینگال اڑیسہ گزشتہ کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں نیز والد مرحوم شیخ عبدالسبحان صاحب کی وفات کا بھی تازہ صدمہ ہے۔ درویشانِ کرام اور احباب جماعت سے ہمشیرہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: شیخ عبدالمالک شاکر کیرنگ

تصویر ــ اور ــ اسلام

از مکرم عبدالحمید صاحب انصاری حیدرآباد دکن

تصویر کے بارے میں مسلمانوں میں غلط خیالات رائج ہو گئے ہیں۔ یہ تصویر جو کیمرے سے اتاری جاتی ہے اور حقیقی شبیہ اور صحیح عکس اپنے اصل کا ہوتا ہے کسی طرح بھی حرام قرار نہیں دی جا سکتی۔ تصاویر آج کی ایک بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے بغیر دنیا کے بہت سے کام ٹھپ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ تصویر کے بغیر نہ تو طلباء امتحانات اور انٹرویوں میں شرکت کر سکتے ہیں اور نہ ہی بیشتر احباب اپنے وظائف حاصل کر سکتے ہیں۔ تصویر کے بغیر پاسپورٹ کا بننا اور ممالک مختلفہ کا سفر کرنا ممکن نہیں۔ یہاں تک کہ تصویر کے بغیر حج بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہر ملک میں سکوں اور کرنسی نوٹوں پر تصاویر اتاری جاتی ہیں۔ کیا اس خیال سے ہم اُن کا استعمال ترک کر دیں کہ ان پر تصویریں کندہ ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ جیب میں سکے اور کرنسی نوٹ رکھ کر نمازوں کا پڑھنا بھی ناجائز قرار دیدیا جائے؟ آئینہ دیکھنا بھی حرام قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس میں بھی آدمی کی صحیح تصویر اور عکس کھنچ آتا ہے اور اصل میں آئینہ کے عکس اور کاغذ کی تصویر میں کوئی فرق نہیں۔ سوائے اس کے کہ آئینہ میں وہ عکس اُس وقت تک قائم ہے جب تک کہ ہم اُس کے سامنے ہیں اور تصویر میں وہی عکس ایک خاص ترکیب سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات قیامت تک ممتد ہیں اور آنے والے تمام زمانوں اور ان کی ضروریات کا اُن میں خیال رکھا گیا ہے۔ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رؤیا ہی میں حضرت عائشہؓ کی تصویر ایک سبز کپڑے پر دکھائی گئی۔ اور کہا گیا کہ یہ تیری بیوی ہے دنیا و آخرت میں۔ اللہ تعالےٰ نے کیسی بھا نعمت یعنی آنکھ میں ہر مقابل شئے کا عکس اور تصویر اتر آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم اس خیال سے کہ تصویر حرام ہے اپنی آنکھیں نہیں پھوڑ سکتے۔ لب جو کھڑے ہو کر ہم اپنا عکس پانی میں دیکھتے ہیں کیا اسے بھی حرام قرار دیا جا سکتا ہے؟ خود قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کا ایک نام مصور بتایا گیا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کیمرے والی تصویر کا رواج نہیں تھا اور تصویریں ہاتھ کے ساتھ اُتاری جاتی تھیں۔ ظاہر ہے کہ ہاتھ سے اُتاری ہوئی تصویر نقل در نقل کے مراحل سے گزر کر کچھ کی کچھ بن جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ چیز تھی کہ گزرے ہوئے زمانوں میں بیشتر امتوں اور اقوام نے اپنے اپنے انبیاء و مصلحین نیز اپنے اپنے قومی ہیروؤں کی پرستش شروع کر دی تھی۔ ان کی تصاویر اور ان کے مجسمے بناکر پوجنے لگے تھے۔ اور چونکہ ہمارے آقا تمام انبیاء اور مصلحین سے بڑھ کر شرک سے بیزار اور خدا کی وحدانیت کے قیام کے سخت حریص تھے۔ اس لئے آپؐ نے جہاں اپنی زندگی بھر حتی المقدور سعی فرمائی کہ آپؐ کے ماننے والے پیر پرست نہیں بلکہ پیر نما بن جائیں۔ اور صرف اور صرف خدائے یگانہ و برتر ہی کے آگے سجدہ ریز ہوں۔ اور اپنی ہر حاجت کے لئے اُسی سے نصرت اور عون طلب کریں، وہیں اپنی زندگی کے آخری مرحلہ (حجۃ الوداع کے موقع) پر جو وصیت و نصیحت فرمائی اس میں بھی شرک کی سخت مذمت فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے اپنی تصویر کے اتارے جانے کی کبھی بھی ہمت افزائی نہیں فرمائی۔ نتیجۃً آج ہمارے پاس آپؐ کی تصویر موجود نہیں۔ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں جو جذبہ محبت و وفاداری ودیعت فرمایا ہے وہ کسی اور نبی یا کسی بادشاہ کے خدام کو نہیں ملا۔ اس محبت، شیفتگی اور اس جذبہ فدائیت کے تقاضے سے مجبور ہو کر ممکن تھا کہ کمزور مسلمان آپؐ کی تصویر پاتے تو اُسے پوجنے لگتے۔ بلکہ اپنی اُس پرستش کو اس کمال تک بھی پہنچا سکتے کہ کسی مشرک قوم نے اپنے کسی معبود کی پرستش کو وہاں تک نہ پہنچایا ہو۔ اللہ تعالےٰ کے ہزار ہزار سلام و درود ہوں اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے تصویر سے رغبت نہ دلا کر مسلمانوں کو ایک امکانی شرک سے محفوظ کر دیا۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آپؐ نے تصویر کو حرام ہی قرار دیدیا۔ درآنحالیکہ وہ مستقبل میں صحیح عکس کی شکل میں آکر مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت بننے والی تھی۔ یہ تو ایک عیب ہے جو اسلام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ اُس نے ایک ایسی چیز کو حرام قرار دیدیا جس میں کوئی قباحت نہیں لازم ہوتی۔ اور جو آئندہ کسی زمانے میں خود مسلمانوں کے لئے ایک بہت ہی اہم ضرورت بننے والی تھی۔ ایسی ضرورت کہ اُس کے بغیر دنیا کے بہت سے ضروری کام انجام پذیر ہی نہیں ہو سکتے تھے۔

◎

عیدالاضحیہ کی قربانیاں — اور — ان کا فلسفہ!

از سید رشید احمد صاحب بی اے۔ سونگھڑوی

مذاہب عالم میں مختلف طریق پر اپنے اپنے تہوار منائے جاتے ہیں۔ مذہب اسلام میں بھی خوشی کے دو بڑے تہوار منائے جاتے ہیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ۔ ان دونوں عیدوں کے پس منظر میں گہری مشابہت پائی جاتی ہے۔ عیدالفطر سے قبل ہر صاحب استطاعت پر مسلسل ایک ماہ (رمضان) کے روزے رکھنے فرض ہیں۔ جس میں ضروریات زندگی جائز طور پر میسر ہونے کے باوجود رضاء الٰہی کی خاطر ان سے دست بردار ہونا پڑتا ہے اور یہ فعل (صوم) اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ اس کی ادائیگی کے بعد عیدالفطر منانے کا ارشاد ہے جس میں عیدالفطر کے ماقبل کی مخصوص عبادات کی ادائیگی کی توفیق پانے پر اپنے رب کے حضور اظہار تشکر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح عیدالاضحیہ میں بھی ہوتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عید کے مقررہ دن یعنی ۱۰ ذی الحج سے قبل خانہ کعبہ کا حج کیا جاتا ہے — حج بھی اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور حج کی ادائیگی کے لئے بھی موقع و محل کے مطابق کامل تبتل کے ساتھ کئی طرح کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جاتی ہیں۔ مثلاً

(۱) صحت و تندرستی کی حالت میں دنیوی امور سے منقطع ہونا پڑتا ہے (۲) مقام حج یعنی ام القریٰ کی جانب سفر اختیار کرنا پڑتا ہے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں (۳) حضرت ابراہیم و اسمٰعیل اور ہاجرہ علیہم السلام کی سنت کی پیروی کرنی ہوتی ہے (۴) صحت مند (بلا نقص) جانور کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ (۵) لہو۔ گوشت۔ پوست اور دیگر ظاہری قربانیوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ لازمی طور پر ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جامع تعلیم کے مطابق ارکان حج کی ادائیگی کی جاتی ہے اور یوں زہد۔ تعبد و ریاضت کے ساتھ حج کے ایام گزارنے پڑتے ہیں۔ اور یہ سب کاروائیاں نویں ذوالحج کو ختم ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے معاً بعد یعنی دسویں ذوالحج کو عید کا تہوار منایا جاتا ہے یوں تو حج کی تاسیس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے وابستہ ہے لیکن باقاعدہ طور پر اسے شارع اسلام علیہ التحیۃ والسلام نے جاری فرمایا ہے نیز آپ نے اذن الٰہی

سے (۲ ہجری سے) عیدالاضحیہ منانے کی ابتداء فرمائی ہے۔ چنانچہ دنیائے اسلام میں ہر قمری سال کی اس مقررہ تاریخ (۱۰ ذوالحج) کو بڑی شان سے یہ عید منائی جاتی ہے لیکن مرور زمانہ کے ساتھ ' زمانہ نبوت اور خیر القرون سے بُعد کی وجہ سے مسلمان اس عید کے عظیم الشان مقاصد اور حکمتوں سے غافل ہو چکے ہیں۔ اور اس سے حاصل ہونے والا سبق زمین سے اٹھ کر گویا ثریا ستارے تک پہنچ گیا ہے۔ اور مسلمان اصل مغز کو چھوڑ کر پوست کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں — خدا کا شکر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے فرزند جلیل " رجل فارس " نے پھر سے عیدالاضحیہ کی قربانیوں کی حکمت اور فلسفہ سے دنیا کو روشناس کرایا — !

واضح ہو کہ مومن کی سب سے بڑی خوشی اور سب سے بڑی کامیابی اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اسے حاصل ہو جائے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(سورہ توبہ ع ۹ آیت ۷۲)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کے وعدے کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا (بھی وعدہ کیا ہے) اور ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سب سے بڑا انعام ہے۔ (جو ان کو ملے گا) (اور) اس کا ملنا (بہت) بڑی کامیابی ہے — لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ (آل عمران ع ۸ آیت ۹۳)

یعنی کامل نیکی کو ہرگز تم نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

(تفسیر صغیر)

چنانچہ اس کے لئے ہر مومن بندہ اپنی اپنی استطاعت کے مطابق جدوجہد کرتا ہے۔ چنانچہ حجاج کرام اس خوشی کے موقع پر عیدالاضحیہ کو جذبۂ تشکر کے ساتھ مناتے ہیں جبکہ غیر حجاج بھی ان کی اس خوشی میں شامل ہوتے ہیں — حج کی توفیق پانے والوں کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے استطاعت عطا کی ہوتی ہے اس لئے وہ تمام شرائط کی موجودگی میں حج کے ارکان بجالاتے ہیں جبکہ غیر حجاج بعض مجبوریوں کی بناء پر شرائط حج کی عدم موجودگی میں وہ حج نہیں کر پاتے۔ لیکن ان کے پُر اخلاص جذبے کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت قدر ہے کیوں کہ اس کا قانون ہے کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

(سورہ حج ع ۵ آیت ۳۸)

یعنی قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک ضرور پہنچتا ہے لہٰذا اپنی اپنی وسعتوں کے مطابق اُس " ذِبْحٍ عَظِيْمٍ " (الصّٰفّٰت ع ۳ آیت ۱۰۸) کی یادگار میں محض رضائے الٰہی کی خاطر چوپایوں کی قربانیاں کرتے ہیں اور اس سے مقررہ حصص مستحقین تک پہنچاتے ہیں۔ اور ذبح سے قبل عیدالضحیٰ کی نماز پڑھتے ہیں اور یوں معبود حقیقی کے حضور عابد اپنے جذبۂ تشکر کے ساتھ سجدہ ریز ہو جاتا ہے — !

مذکورہ بالا حقائق کا ماحصل یہ ہے کہ مومن فرداً فرداً اپنی زبان حال سے یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

(الانعام ع ۲۰ آیت ۱۶۳)

میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب محض رب العٰلمین کی رضا کی خاطر ہے اور اسلام کی تعریف بھی یہی ہے کہ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ۔

(البقرہ ع ۱۴ آیت ۱۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دبستان محمدؐ سے حاصل کئے ہوئے علوم و معرفت کی بناء پر قربانی کی نہایت لطیف حکمت بیان فرمائی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

" سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے ان محبوبوں کے جن کی طرف اس کا دل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا۔ یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود ہو گئیں "

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۲)

نیز اسی قربانی کی عید کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے نصیحتاً آپؑ نے فرمایا :-

" ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مروّج ہیں وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاد دہانی ہیں اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے۔ پس ہر ایک مرد مومن اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرہ وجود میں داخل ہو جائے اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے ادا نہ کر لے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہیئے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجالاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی روح سے قربانی کی روح کو ادا کرے " (ایضاً صفحہ ۳۳)

گویا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے عیدالاضحیہ کا اہم کام (Function) قربانی ہے۔ اور قربانی کی اصل حقیقت یہ ہے کہ انسان تبتل اختیار کرے۔ اور مذہب اسلام کا لُبّ لباب بھی یہی ہے اور اس قربانی کے بعد ایک مسلمان اسم بامسمّیٰ ہوتا ہے۔ وہ وہ ظاہری نمود و نمائش اور اچھے کپڑوں اور اچھے کھانوں کے ساتھ عید مناکر دوسروں سے ممتاز نہیں ہوتا بلکہ وہ مقام فنا حاصل کر کے دوسروں سے ممتاز ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا یہ ممتاز مقام — " وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور

"جب تُو اس مقام تک پہنچ گیا تو تُو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچایا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔"
(خطبہ الہامیہ صک)

جب انسان مرتبہ فنا کو حاصل کر لیتا ہے تو اس کے لئے مزید مجاہدہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رحمانیت سے اپنا نور اس پر نازل کرتا ہے اور ایک اور مقام عطا کرتا ہے جو کسبی نہیں ہوتا۔ بلکہ محض موہبت کا نتیجہ ہوتا ہے چنانچہ عارف اسرار روحانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وَھُوَ مُحْسِنٌ کا فقرہ مرتبہ بقا کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ جب انسان بعد فنا اکمل و اتم و سلب جذبات نفسانی، الٰہی جذب اور تحریک سے پھر جنبش میں آیا اور بعد منقطع ہو جانے تمام نفسانی حرکات کے پھر ربانی تحریکوں سے پُر ہو کر حرکت کرنے لگا تو یہ وہ حیات ثانی ہے جس کا نام بقا رکھنا چاہئے۔"
(آئینہ کمالات اسلام صـ۶۳)

نیز فرمایا:۔

"اس (روحانی۔ ناقل) سفر کی تمام صعوبتیں اور مشقتیں فنا کی حد تک ہی ہیں اور پھر اس سے آگے گزر کر انسان کی سعی اور کوشش اور مشقت اور محنت کو دخل نہیں بلکہ وہ محبت صافیہ جو فنا کی حالت میں خداوند کریم وجلیل سے پیدا ہوتی ہے، الٰہی محبت کا خود بخود اس پر ایک نمایاں شعلہ پڑتا ہے جس کو مرتبہ لقا اور بقا سے تعبیر کرتے ہیں اور جب محبت الٰہی بندہ کی محبت پر نازل ہوتی ہے تب دونوں محبتوں کے ملنے سے روح القدس کا ایک روشن اور کامل سایہ انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔" (ایضاً صـ۲۲۵)

الغرض عید الاضحیہ کے پس منظر اور اس عبادت کے ارکان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنے نفس کو مغلوب کرے اور اپنے خالق کے حضور تن من دھن کی قربانی پیش کر کے اُس سے کامل لگاؤ پیدا کرے اور اپنی جدوجہد کو اس راہ میں انتہا تک پہنچا دے۔ بنا بریں اُسے سعادت تامہ کا پہلا درجہ یعنی فنا کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ مرتبہ اکتسابی ہے۔ اور ایک مسلمان تب ہی صحیح معنوں میں اسم بامسمّٰی ہوتا ہے جب وہ اس مرتبہ کو حاصل کر لے۔

پس اسلام کی حقیقت اس عید سے حاصل ہوتی ہے۔ افسوس کہ باوجود اس کے کہ یہ عید ہر سال بڑی شان کے ساتھ منائی جاتی ہے، مسلم اکثریت نے اس کی حقیقت کو بھلا دیا۔ اس سے حاصل ہونے والے سبق کو فراموش کر دیا ___!!

مرحبا صد مرحبا کہ اس مرد فارس نے اس دُرِ مکنون کو پھر سے بے نقاب کیا اور اس کی حقیقت اور فلسفہ سے دنیا کو روشناس کیا علیہ السلام۔! اور یہ بھی بتایا کہ اس تعلیم کی رُو سے حاصل ہونے والا مقام اگلے مقامات کے لئے بطور ارہاص ہے نیز اگلے مقامات کی تشریح بھی فرما دی اور یہ بشارت بھی دی کہ ان مقامات کے حصول کا دروازہ آج بھی کھلا ہے، جو چاہے حاصل کر سکتا ہے۔ مگر تمام شرائط کی پابندی لازمی ہے

پھر اس عید کی ایک اور زینت بھی ہے جیسا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ زَیِّنُوا اَعْیَادَکُمْ بِالتَّکْبِیْر ای عیدوں کو تکبیر کے ذریعہ مزین کرو۔ اور وہ تکبیر یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد

اس تکبیر کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ ہر وقت یہ مد نظر رہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی سب سے بڑی ہے اور کوئی غیر اللہ اس بڑائی میں شریک نہیں اور نہ اس جیسا کوئی اور خدا ہے بلکہ تمام غیر اللہ محدود اور فانی ہیں۔ اور اس کی کبریائی بھی ایسی پاک ہے کہ کسی قسم کا کوئی نقص اس میں نہیں ہے وہ تو الحمد کا مصداق ہے اور چونکہ اس کی ذات و کبریائی غیر محدود ہے اس لئے اس کی حمد بھی غیر محدود ہے ___ گویا یہ تکبیر بھی انسان کے مقام فنا کا اظہار کرتی ہے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ جامع نصیحت درج کی جاتی ہے جو اسی کے متعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مرفوع وہ ہے جس کو اس کے محبوب کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے۔ جو حسن و جمال کا دریا ہے اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے۔ باوجود اس بات کے کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے۔ اور یہ وہ آخری مقام ہے جس تک ایک حق کا طالب انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے۔ پس اس مقام سے غافل مت ہو اے مخلوق کے گروہ، اور نہ اس بھید سے غافل ہو جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور قربانیوں کو اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بناؤ۔ اور ان وصیتوں کو مت بھولو۔" (خطبہ الہامیہ صـ۱۱)

جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کے لئے ترغیبی انعامات کا اعلان!

مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب حال مقیم تریونڈرم نے جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کے نوجوانوں میں دینی ترقی کا جذبہ بڑھانے کے لئے بعض ترغیبی انعامات دینے کا وعدہ کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی ہے کہ ان کی طرف سے ذیل کا اعلان کیا جائے۔
(ایڈیٹر)

(۱) ___ ایک میڈل "فضل عمر میڈل" (Fazle umar Medal) کے نام سے ہر سال خاکسار کی طرف سے اُس خادم کو دیا جائے گا جو تقریری مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کرے گا (جیسا کہ خاکسار نے گزشتہ آل اڑیسہ مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع کیرنگ کے موقع پر وعدہ کیا تھا)

(۲) ___ ایک Running Trophy جس کا نام مکرم مولوی محمد موسیٰ صاحب مرحوم (جو سلسلہ کے مخلص خادم تھے) کی یادگار کے طور پر "Moulvi Mosa Memorial Running Trophy" رکھا گیا ہے، ہر سال اول آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ کو بطور انعام دی جائے گی۔ اگر کوئی مجلس متواتر تین مرتبہ اول آ کر یہ ٹرافی حاصل کرتی رہی تو تین سال کے بعد یہ ٹرافی اُس مجلس کی ملکیت ہو جائے گی۔ بعد ازاں خاکسار کی طرف سے مزید ٹرافی کا انتظام کیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ورنہ یہی ٹرافی ایک مجلس سے لیکر دوسری کو جو اول آئے دی جاتی رہے گی۔

(۳) ___ اس کے علاوہ اُسی سال سے ایک میڈل "Mustafa Merit Medal" کے نام سے اُس شخص کو دیا جائے گا جو نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے لئے جانے والے دینی کتب کے امتحان میں اڑیسہ کی جماعت میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے ___

(خاکسار: ڈاکٹر طارق احمد ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب حال مقیم تریونڈرم)

قادیان میں ایک شادی و رخصتانہ کی تقریب

قادیان ۵ر دسمبر۔ آج بعد نماز عصر مکرم مرزا محمد حکیم صاحب آف مانچسٹر (انگلینڈ)، برادر اصغر مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔

موصوف کا نکاح عزیزہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم کے ساتھ ۳ر اکتوبر ۷۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھا تھا۔

حسب اعلان نماز عصر کے بعد حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے مسجد مبارک میں اجتماعی دعا فرمائی۔ بعد دعا اسی جگہ سے برات مکرم منیر احمد صاحب صدیقی برادر عزیزہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ کے گھر پہنچی۔ جہاں تلاوت و نظم کے بعد حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ناظر صاحبان و دیگر درویشان کرام بھی خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

قبل از نماز مغرب رخصتانہ عمل میں آیا۔ اس تقریب میں محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین
(ایڈیٹر بدر)

وِلادت

① خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ بُشریٰ بیگم سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۷۵ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ نومولود عزیزم منور احمد صاحب وانی کا لڑکا اور مکرم ظہور حسن صاحب وانی آف بسنہ (پردہ) کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک صالح قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید عبدالکریم مونگیر (بہار)

② خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اس خوشی میں پانچ روپے اعانت بدر میں پیش کرتے ہوئے احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: قریشی محمد عبدالحفیظ جونیئر انجینئر پیپلی

علاقہ تامل ناڈو اور کیرلہ میں — تبلیغی و تربیتی جلسے

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو

محترم انچارج صاحب وقف جدید کی ہدایت کے مطابق علاقہ تامل ناڈو اور کیرلہ کے دورہ کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس دورے میں وقف جدید کے متعلق مفوضہ امور کی سرانجام دہی کے علاوہ اکثر جماعتوں میں تربیتی اور تبلیغی جلسوں کا انعقاد ہوتا رہا۔ اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

حادثہ اور فضلِ الٰہی

ترپونڈرم سے کروناگپلی جاتے ہوئے خاکسار کے ہمراہ مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ میلا پالم اور ایک مخلص دوست مکرم محمد سلطان صاحب بھی تھے ہم صبح نو بجے ترپونڈرم سے روانہ ہوئے راستہ میں ہماری بس کو ایک حادثہ پیش آیا۔ یعنی ایک دوسری موٹر ہماری بس سے آٹکرائی جس کے نتیجہ میں ہماری موٹر کو بہت بڑا دھکا لگا۔ اس اچانک حادثہ سے دونوں موٹروں کے تیس کے قریب افراد بری طرح زخمی ہوئے۔

خدا کے فضل و کرم سے ہم تینوں صرف معمولی چوٹوں کے علاوہ ہر طرح محفوظ رہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

کروناگپلی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں بہت ہی مستعد اور تعلیم یافتہ جماعت ہے۔ مورخہ ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ اکتوبر کو مغرب و عشاء [illegible] کے بعد تربیتی اجلاس ہوتے رہے جس میں خاکسار اور مکرم مولوی محمد علوی صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر کیں۔

مریاکپّی

یہاں کے پروگرام سے فارغ ہو کر جماعت احمدیہ آدی ناڈو۔ آنڈیپورم۔ ایرناکلم۔ منارگھاٹ سے ہوتا ہوا مورخہ ۲۹ اکتوبر کو مریاکپی پہنچا۔ رات کو مسجد احمدیہ میں خاکسار نے مختلف تبلیغی و تربیتی پہلوؤں پر قریباً ڈیڑھ گھنٹے تقریر کی احمدیوں کے علاوہ چند غیر از جماعت افراد نے بھی شرکت کی تھی۔ تقریر کے بعد بہت دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔

کروالائی

یہاں سے براستہ الانور کروالائی کے لئے روانہ ہوا۔ یہ جماعت بھی دیگر جماعتوں کی طرح تبلیغی جوش و خروش رکھنے والی اور قربانی کرنے والی جماعت ہے یہاں ۳۱ اکتوبر بروز جمعہ مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد خاکسار کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی آمین صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں بعدہٗ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹے تک سورۃ الکوثر کی تشریح کرتے ہوئے احمدیوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔

یہاں سے فارغ ہو کر براستہ پیتھاپرم مورخہ یکم نومبر کو کالیکٹ پہنچا۔

کالیکٹ

تبلیغی لحاظ سے اس جماعت کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کا دارالتبلیغ اسی جماعت میں ہے۔ یہاں سے انگریزی زبان میں نہایت کامیابی سے ایک علمی سہ ماہی مجلہ MINARET نکلتا ہے۔

دارالمطالعہ کا قیام

یہاں کے ایک مرکزی مقام Kutti Chira میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے مورخہ ۲ نومبر بروز اتوار ایک دارالمطالعہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

اس سلسلہ میں آٹھ بجے شب مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کی زیرِ صدارت ایک افتتاحی جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی محی الدین کٹی صاحب معلم وقف جدید نے استقبالیہ تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار نے دارالمطالعہ کا افتتاح کرتے ہوئے قرآن کریم کو ایک عظیم لائبریری سے تشبیہ دیتے ہوئے فیھا کتب قیمۃ کی تشریح کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو واضح کیا۔

اس کے بعد مکرم ایم۔ محمد صاحب ایم اے قائد عمومی مجلس خدام الاحمدیہ صوبائی کمیٹی اور مکرم پی۔ محمود احمد صاحب ایم اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی نے مختلف تبلیغی امور پر تقاریر کیں۔ اس جلسہ عام میں کثیر تعداد میں لوگ جمع تھے۔ اشتہارات کے ذریعہ جلسہ کے متعلق سارے شہر کو مطلع کر دیا گیا تھا۔

کینانور

کالیکٹ کے جماعتی پروگرام سے فارغ ہو کر مورخہ ۴ نومبر کو خاکسار کینانور پہنچا۔ گزشتہ ۴۳ برس سے ملایالم زبان میں "ستیہ دوتن" نامی رسالہ یہاں سے باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ جو سارے علاقے میں بہت مقبول ہے اور احمدیت کی صحیح رنگ میں ترجمانی کرتے ہوئے اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

مورخہ ۴ نومبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں خاکسار نے ۱½ گھنٹے تک تقریر کی اور ہماری ذمہ داریوں کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

اس سے ایک روز قبل کینانور سے تین میل دور سمندر کے کنارے واقع کڑلائی میں بھی مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا تھا۔ جس کو خاکسار نے ایک گھنٹہ تک مخاطب کیا

پینگاڈی

مورخہ ۸ نومبر کو یہاں پہنچا۔ پینگاڈی میں بھی ایک پرانی اور مخلص جماعت ہے۔ یہاں ایک نہایت شاندار کشادہ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور وسعت کے لحاظ سے ہندوستان کی تمام مساجد احمدیہ کی نسبت ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ اس دو منزلہ مسجد میں ایک وقت میں آٹھ سو افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

یہاں کے مدرسہ احمدیہ کے وسیع ہال میں مورخہ ۹ نومبر بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء مکرم ایم محمد صاحب ایم اے کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم شریف احمد صاحب سیکرٹری عمومی نے گزشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم محمود احمد صاحب ایم اے اور مکرم ایم۔ ابراہیم صاحب صدر جماعت نے اجلاس کو مخاطب کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹے تک مختلف تربیتی و تبلیغی امور پر روشنی ڈالی۔

کوڈالی

مورخہ ۱۰ نومبر کو یہاں پہنچا۔ یہ جماعت بھی ابتدائی اور مخلص جماعتوں میں سے ایک ہے۔ اس جماعت کے اکثر افراد بمبئی اور دیگر جگہوں میں بسلسلہ ملازمت چلے گئے تھے تاہم اس کمی کو یہاں کی [illegible] مستورات نے پوری کر دی ہے۔ مہینہ میں دو دفعہ لجنہ اماء اللہ کے زیرِ اہتمام اجلاس ہوتا ہے۔

مورخہ ۱۰ نومبر کو یہاں مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس ہوا۔ خاکسار نے قریباً ڈیڑھ گھنٹے مختلف تربیتی امور پر تقریر کی۔ پروگرام کے مطابق یہاں ایک ہی روز کا قیام تھا لیکن خاکسار کی تقریر کے بعد احباب جماعت اور مستورات نے اصرار کیا کہ مزید ایک دن وہاں رہ کر دوسرے دن بھی تربیتی تقریر کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے وہاں مزید ایک روز قیام کیا لیکن دن کے وقت خاکسار نے تیلیچری اور کنانور کا دورہ کیا اور مفوضہ امور سرانجام دیئے۔

یہاں سے واپس آکر بعد نماز مغرب و عشاء منعقدہ تربیتی اجلاس کو مخاطب کیا۔ تقریر میں خاکسار نے موجودہ جماعتی ابتلاؤں میں احباب جماعت کی استقامت کے روح پرور واقعات اور ان کے خوشکن نتائج بیان کئے۔

مرکرہ

یہاں سے فارغ ہو کر وہیراج پیٹھ ہوتا ہوا مورخہ ۱۲ نومبر کی رات کو مرکرہ پہنچا۔ یہ نہایت خوبصورت اور خوشنما مقام ہے۔ بسطح سمندر سے تین ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اس مقام کی خوبصورتی کی وجہ سے حکومت کی طرف سے اس کو ٹورسٹ سنٹر بنایا گیا ہے۔

یہاں کی جماعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ بہت مخلص اور قربانی کرنے والی ہے۔ مورخہ ۱۳ نومبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں منعقدہ تربیتی اجلاس کو خاکسار نے رات دس بجے تک مخاطب کیا۔

موگرال

مرکرہ سے فارغ ہو کر کوئی ناڈو، کاسرگوڈہ وغیرہ ہوتا ہوا مورخہ ۱۵ نومبر کو یہاں پہنچا۔ یہ سلسلہ کے ایک مخلص اور بہت ہی خدمت گزار مکرم صدیق امیر علی صاحب صوبائی صدر سنٹرل احمدیہ کمیٹی کا مسکن ہے۔ یہاں جماعت کی کافی مخالفت ہو رہی ہے جب بھی تبلیغی جلسہ کا اہتمام ہوتا ہے اس میں گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

ایسے ہی ماحول میں ۱۶ نومبر بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء محترم صدیق امیر علی صاحب کی زیرِ صدارت موگرال بازار میں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم صدیق امیر علی صاحب نے عقائد احمدیت پر مختصر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عنوان پر تقریر کی۔ تقریر کے ابتداء میں سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق مخالفین کی طرف سے گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن چند شرفاء کی دخل اندازی سے شور ختم گیا اور ایک معقول مجمع کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت سنانے کی خاکسار کو توفیق ملی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم صدیق امیر علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پُرشوکت اور ایمان افروز اقتباس پڑھ کر سنایا۔

مکرم صدیق امیر علی صاحب کے داماد برادرم محمد یوسف صاحب بی۔ کام کی زیرِ ادارت کنٹری زبان میں "ینگ رشمی" کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ شائع ہوتا ہے۔ اس کے علمی مضامین کی وجہ سے علمی طبقہ میں اس کی خوب مقبولیت ہے

(باقی صفحہ ۹ کالم ۳ دیکھیں)

جماعت احمدیہ کیرنگ کے ایک وفد کا

سائیکلوں پر تبلیغی دورہ

امسال دسہرہ کی تعطیل پر خاکسار نے مکرم صدر صاحب جماعت اور سکریٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ ایک وفد سائیکلوں پر مختلف جگہوں کا تبلیغی دورہ کرے۔ لہٰذا ۱۱ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد ۱۶ اکتوبر کو کیرنگ سے روانہ ہوا۔

ضروری اشیاء سائیکلوں پر باندھنے کے بعد محترم صدر جماعت نے خاکسار کو اس وفد کا امیر مقرر فرمایا۔ اور بعض ضروری ہدایات دیں۔ اس کے بعد ایک لمبی پُرسوز دُعا کروائی۔ تقریباً ۲۰ میل کا لمبا سفر طے کرنے کے بعد ہم تین بجے جاموں ساہی پہنچے۔

جاموں ساہی

یہ بستی خالصۃً مسلمانوں کی ہے۔ احمدیت سے پہلے کیرنگ کے ساتھ ان کی گہری رشتہ داری تھی۔ اب یہ لوگ آہستہ آہستہ علیحدہ ہو چکے ہیں۔ یہاں پر پہلے انفرادی تبلیغ کی گئی پھر بعض افراد ہمارے پاس پہنچے انکو مجموعی طور پر تبلیغ کی گئی۔ رات کے ۱/۲ ۷ بجے ہم آگے روانہ ہو گئے۔ اور دیولی جگہ پر پہنچے۔

دیولی جاموں ساہی سے نصف میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جس میں صرف ہندو دھرم کے لوگ رہتے ہیں۔ یہاں پہنچنے کے بعد ایک بھائی "مدھوداس" سے تعارف ہوا۔ اُن کو ہم نے اپنے آنے کی غرض بتائی وہ اپنا ضروری کام ترک کر کے ہمارے ساتھ ہو لئے۔ اور ہمارے رہنے کا انتظام کیا۔ رات ۹ بجے گاؤں کے بیچ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ ہم اپنے ساتھ لاؤڈ اسپیکر لائے تھے۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم داسرتھی داس ہیڈ ماسٹر صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شمس الحق صاحب معلم نے دھرم کا مقصد خدا کیساتھ تعلق پیدا کرنا ہے کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اسلامی تعلیم کیساتھ گیتا اور وید کی تعلیم کو ملا کر پیش کیا۔

اس کے بعد خاکسار کی تقریر اسلام میں مساوات کی تعلیم کے موضوع پر تھی۔ خاکسار نے اسلامی مساوات کو احسن رنگ میں پیش کرتے ہوئے ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد محترم صاحب صدر نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا آج ہم نے مسلمان بھائیوں سے دھرم کے بارہ میں سُن کر اپنی آتما کو پیتر و پاک کیا ہے۔ میں ان بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو سائیکلوں پر دور دراز علاقوں کا سفر کر کے یہاں پہنچے ہیں۔ جلسہ کے اختتام پر اُڑیہ لیٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مورخہ ۱۶ اکتوبر کی صبح آٹھ بجے ہم باری کھیدا کے لئے روانہ ہو گئے اور تقریباً ۱/۲ ۹ بجے وہاں بخیریت پہنچ گئے۔ اس بستی میں ہندو مسلمان دونوں قومیں رہتی ہیں۔ یہاں پر بھی جلسہ کیا گیا اور پیغام حق پہنچایا گیا اور جلسہ کے اختتام پر اُڑیہ اور اُردو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ خدا کے فضل سے ہمارا یہ دوسرا جلسہ بڑا ہی کامیاب رہا۔ الحمدللہ۔

نیل پلی یہاں سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ راستہ بہت خراب تھا۔ گاؤں کے اندر داخل ہونے سے پہلے خاکسار نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اور سیدھے مسجد میں پہنچے۔ اس قافلہ کو دیکھ کر لوگ ہماری طرف دوڑے۔ یہاں ہندو اور مسلمان مل جل کر رہتے ہیں۔ یہاں پر بھی جلسہ کیا گیا۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہندوؤں کا مسلمانوں پر زیادہ اثر ہے۔ مکرم ظل الرحمٰن صاحب اور مکرم شمیر صاحب ے.ی.ہم ہندو اور مسلمانوں سے تعلق پیدا کر کے فوری طور پر ایک جلسہ کا انتظام کروائے۔ چنانچہ ٹھیک ۱/۲ ۱ بجے گاؤں کے بیچ میں مکرم بلرام ساہتی بی اے۔ بی ایڈ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم بلرام صاحب آسودہ حال اور باثر آدمی ہیں۔ اور بانیکل ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں۔ تلاوت مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے کی۔ نظم روشن احمد صاحب نے پڑھی۔ مکرم شمیر صاحب نے اسلام اور امن عالم پر اور مکرم شمس الحق صاحب معلّم نے کلنکی اوتار پر تقریر کی۔ اس کے بعد بانیکل سے ہوتے ہوئے گڑ مانتری پہنچے۔

گڑ مانتری یہاں سے ۶ میل پر واقع ہے۔ یہاں ہم ۱/۲ ۹ بجے شب پہنچے۔ ایک سکول میں ہمارا قیام رہا۔ رات کو انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔

خطبہ جمعہ

نماز جمعہ ہم نے یہیں پر ادا کی۔ خاکسار نے تبلیغ کی ضرورت و اہمیت کے بارہ میں ایک مختصر سا خطبہ دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا کس قدر شوق تھا بتایا۔ دعا پر خاص طور سے زور دینے کی تلقین کی۔ اور نماز کے ادائیگی کے بعد مقررہ پروگرام کے مطابق ہم سب نچلے گڑ کی طرف چل پڑے۔

چوراستہ پر واقع ایک ہال نما مکان میں جہاں پوری تہار واجہ کچہری لگایا کرتا تھا جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ لاؤڈ اسپیکر لگا دیا گیا۔ تاکہ باہر کے لوگ اچھی طرح سُن سکیں۔ کل سے جلسہ کی خوب تشہیر ہوئی تھی۔ اس لئے تھوڑی دیر میں ہال کھچا کھچ بھر گیا۔ اور سینکڑوں لوگ باہر جلسہ کی کارروائی سُننے کے لئے جمع ہو گئے۔

یہ جلسہ ٹھیک ۳ بجے مکرم رام چندر مشرا صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ شمیر صاحب ایم ایس سی لیکچرار کیندرا پاڑا کالج نے پہلی تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم شمس الحق صاحب معلّم نے کی۔ آخری تقریر خاکسار کی موعود اقوام عالم پر تھی۔ خدا کے فضل سے تقاریر بہت پسند کی گئیں۔ اور لوگوں میں اچھا اثر پیدا ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد یکے بعد دیگرے پانچ ہندو بھائیوں کی تقاریر ہوئیں۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر کی۔ جلسہ کے بعد عجیب عالم تھا۔ احباب آگے بڑھ بڑھ کے ہم سے ملنے سے خوشی محسوس کر رہے تھے۔ اور دوبارہ آنے کی دعوت دے رہے تھے۔ آخر میں ہم نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اور شام کے ۱/۲ ۶ بجے قیام گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ دُعا ہے خدا تعالیٰ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت ڈال دے۔

اب گڑ مانتری میں احمدیت کا بڑا چرچا ہو رہا تھا۔ ہر جگہ ہر فنکشن میں یہی بات چل رہی تھی۔ تھوڑی تھوڑی بارش پڑ رہی تھی۔ اور ہمیں اپنی طرف سے جلسہ کینسل کر دیں اس خیال سے اوپر گڑ کے آدمی بار بار آ کر ہم کو بُلا رہے تھے۔ چنانچہ ہم تھوڑی دیر آرام کر کے مکرم اُوپیندر ناتھ پٹنائیک راؤ صاحب کے گھر پر چل پڑے۔ جہاں جلسے کا انتظام کرایا گیا تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب جلسہ ہوا۔

دوسرے روز ۹ بجے تک یہاں ہمارا قیام رہا۔ لوگ جوق در جوق ہمارے پاس آتے رہے۔ پیار اور محبت کا اظہار کرتے اور احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتے۔ دوبارہ آنے کیلئے دعوت دیتے اور جلسہ سالانہ کیرنگ میں شمولیت کے لئے وعدہ کرتے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں پر احمدیت کا بڑا چرچا ہوا۔ دعا ہے خدا تعالیٰ سب کو اتحاد و اتفاق سے رہنے کی توفیق عطا کرے۔ اور اسلام کی تعلیم کو سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

۱۸ اکتوبر کو صبح نو بجے ہم راؤت پاڑا کے لئے روانہ ہوئے۔ جو کہ یہاں سے ساڑھے چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے پہلے یہاں ایک احمدی مکرم محمود احمد صاحب تھے۔ اب فوت ہو چکے ہیں۔ انہیں کے گھر میں ہمارا قیام رہا۔ مکرم محمود صاحب کے داماد اس وقت غیر احمدی ہیں۔ لیکن اُن کی کوشش سے مکرم پنڈت جے کرشن ست پتھی صاحب کی صدارت میں بعد نماز ظہر مسجد میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ ہندو مسلمان جلسہ سننے کے واسطے مسجد میں جمع ہو گئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ شمیر صاحب ایم ایس سی کی اسلام اور امن عالم پر تقریر ہوئی۔ نماز عصر کے لئے تھوڑی دیر جلسہ موقوف کرنا پڑا۔ اس کے بعد خاکسار کی تقریر مغرب تک جاری رہی۔ خاکسار نے بڑی تفصیل سے موجودہ زمانے کے متعلق اسلام اور دیگر مذاہب کی پیش کردہ باتوں کو بیان کیا۔ دوران تقریر خاکسار نے احمدی اور غیر احمدیوں میں کیا فرق ہے بتایا۔

آج ہی ہم کو کیرنگ پہنچنا تھا۔ لہٰذا راؤت پاڑا سے روانہ ہو کر ۱۲ میل کا سفر طے کر کے ۱۱ بجے واپس کیرنگ پہنچے۔ الحمد للہ۔

خدا کے فضل سے اب کیرنگ جماعت میں تبلیغی جوش پیدا ہو چکا ہے۔ تربیتی لحاظ سے پہلے کی نسبت جماعت ترقی پر ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار۔ عبد الحلیم مبلغ کیرنگ

تامل ناڈو اور کیرلہ میں تبلیغی و تربیتی جلسے

بقیہ صٰ ۸

یہاں کے کاموں سے فارغ ہو کر خاکسار کینانور ہوتا ہوا مورخہ ۱۸ نومبر کی رات کالیکٹ پہنچا۔

کالیکٹ میں تبلیغی جلسے

جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ اور ۲۰ نومبر بروز بدھ اور جمعہ دار المطالعہ کے باہر تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔ دونوں روز محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ پہلے روز خاکسار نے ۱/۲ ۱ گھنٹہ تقریر کی۔ بعد میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلّم وقف جدید نے خطاب کیا۔

دوسرے جلسہ عام میں مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السّلام پر ایک گھنٹہ اور خاکسار نے ۱/۲ ۱ گھنٹہ تقریر کی۔ رات کو ۱۰ بجے جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ اُسی رات ۱۲ بجے کی گاڑی سے روانہ ہو کر خاکسار دوسرے دن بعد دوپہر مدراس پہنچا۔

شکریہ

یہ بات نہایت خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ جماعت احمدیہ تامل ناڈو اور کیرلہ کے نوجوانوں میں تبلیغی و تعلیم و تربیت کے کاموں میں جوش اور ولولہ پایا جاتا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جوش و جذبہ میں استقامت عطا فرمائے اور بڑھ چڑھ کر خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔ خاکسار کے ساتھ عہدیداران اور احباب جماعت نے جس پیار و محبت اور خلوص کے ساتھ تعاون فرمایا ہے اس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل و کرم سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ❁

درخواست دُعا

خاکسار کا برادر زادہ عزیزم میاں ظہیر الدین خان برہمپور میں امسال S.B.S.M. فائنل کا امتحان ۱۸ ردسمبر کو دینے والا ہے۔ تمام احباب سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔ مبلغ ۵/- روپے اعانت بدر کے لئے ارسال کئے ہیں۔

خاکسار۔ نور توفیق خان کیرنگ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موعود بعثت ثانیہ

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بھاگلپور (بہار)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورہ جمعہ میں فرماتا ہے:۔
"ھو الذی بعث فی الامیین
رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ
ویزکیھم ویعلمھم الکتاب
والحکمۃ وان کانوا من قبل
لفی ضلال مبین ۔ واٰخرین
منھم لما یلحقوا بھم وھو
العزیز الحکیم ۔"

وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف اسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو باوجود ان پڑھ ہونے کے ان کو خدا کے احکام سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

دو عظیم الشان جماعتیں

قرآن کریم اور احادیث پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اُمت محمدیہ کے دو حصے بڑی عظمت رکھتے ہیں۔ دو عظیم الشان جماعتوں میں سے ایک اوّلین کی ہے اور دوسری آخرین کی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔
"ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاٰخرین"
کہ ایک عظیم الشان گروہ اوّلین کا ہے اور ایک عظیم الشان گروہ آخرین کا ہے۔

اسی طرح احادیث میں بھی دو عظیم الشان جماعتوں کا ذکر آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔
"انہ سیکون فی اٰخر ھذہ الامۃ
قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون
بالمعروف وینھون عن المنکر
ویقاتلون اھل الفتن"
(مشکوٰۃ کتاب الفتن)

یعنی اس اُمت کے آخر میں ایسی قوم ہوگی۔ جس کا اجر اور مرتبہ وہی ہوگا جو اس امت کے اوّل کا ہے انکی علامت یہ ہے کہ وہ امر بالمعروف نہی عن المنکر کریں گے اور اہل فتن کا مقابلہ کریں گے۔

ایک اور حدیث میں آنحضرتؐ فرماتے ہیں:۔
"مثل امتی مثل المطر لا یدری اوّلہ خیر ام اٰخرہ" (مشکوٰۃ باب ثواب ھذہ الامۃ) کہ میری امت کی مثال بارش کی ہے یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ پہلا حصہ افضل ہے یا آخر۔ غرض ان احادیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ امت محمدیہ کی دو عظیم الشان اور افضل جماعتیں ہیں۔ ایک کا تعلق اولین سے ہے اور دوسری کا تعلق آخرین سے۔ دونوں جماعتوں کے مابین مشابہت اس قدر ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ دونوں میں سے افضل کون سی جماعت ہے۔

آخرین سے مراد

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال کنا جلوسا عند النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فانزلت علیہ
سورۃ الجمعۃ واٰخرین منھم
لما یلحقوا بھم قال قلت
من ھم یا رسول اللہ فلم
یراجعہ حتی سأل ثلاثا وفینا
سلمان الفارسی فوضع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان
ثم قال لو کان الایمان عند الثریا
لنالہ رجل او رجال من ھؤلاء"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کہ خدا تعالیٰ ایک رسول مبعوث کرے گا آخرین میں بھی میں رسول ہو کر آئیں گے۔ تو آنحضرتؐ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا جب تیسری بار اس نے پوچھا تو آپؐ نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا جو ہم میں اس وقت موجود تھا۔ پھر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی جائے گا تو کئی مردان خدا یا ایک مرد خدا جو اہل فارس کی نسل سے ہوگا وہاں سے بھی دین کو اتار لائے گا جیسا کہ آنحضرتؐ گمراہی کے زمانہ میں براہ راست آسمان سے علم دیئے گئے وہ بھی گمراہی کے زمانہ میں آسمان سے علم دیا جائے گا۔ چونکہ جیسا کہ آنحضرتؐ نے پیشگوئی فرمائی تھی آخری زمانہ میں قرآن کریم کا علم زمین سے اُٹھ جانا تھا اس لئے اس کا دوبارہ علم آسمان سے ہی حاصل ہو سکتا تھا۔ اور وہ بھی آسمانی اور روحانی انسان کے ذریعے اب اس حدیث سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ آخرین میں آنے والا مسیح کون ہے وہ مسیح موسوی نہیں بلکہ مسیح محمدی ہے جو فارسی الاصل ہوگا۔ اور اسی کو مسیح موسوی سے بعض مشابہتوں کی وجہ سے مسیح یا ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔

آخرین کا امام مسلمانوں میں سے ہوگا

بخاری میں مسیحؑ کے نزول کی پیشگوئی میں آنحضرتؐ نے "امامکم منکم" کہہ کر بات کو واضح کر دیا تھا کہ وہ ابن مریم جو تمہارا امام ہوگا وہ تم میں سے ہوگا' یعنی موسوی مسیح نہیں ہوگا' بلکہ محمدی مسیح ہوگا' شاید کوئی کہہ سکتا ہے کہ بخاری کی اس حدیث میں جس کی امامت کا ذکر آتا ہے وہ مسیح کے علاوہ دوسرا امام ہوگا' مگر اس خیال کی تردید صحیح مسلم کی نزول ابن مریم کی وہ حدیث کر دیتی ہے جس میں آنحضرتؐ مسیح کی آمد کی پیشگوئی فرما کر پھر فرماتے ہیں۔ "فامکم" کہ وہی مسیح تمہارا امام ہوگا۔

مثیل مسیح کا ثبوت قرآن میں

نیز آیت استخلاف میں لفظ کما بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُمت محمدیہ میں پہلے خلفاء میں سے کوئی نہیں آ سکتا بلکہ جو آئیں گے انکی مانند ہونگے۔ اس آیت میں امت محمدیہ کے خلفاء مشبہ اور انبیائے بنی اسرائیل جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں مشبہ بہ ہیں۔ اس لئے بعینہٖ مسیح موسوی جو موسیٰؑ کے خلفاء میں سے ہیں امت محمدیہ میں خلافت نہیں کر سکتے بلکہ ان کی مانند امت محمدیہ میں سے ہونا چاہیئے۔ غرض مندرجہ بالا آیات اور احادیث پر مجموعی نظر ڈالنے سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:۔

۱۔ اُمت محمدیہ کی دو بڑی جماعتیں ہیں اور دونوں جماعتیں عظیم الشان ہیں۔ ایک اوّلین دوسری آخرین۔

۲۔ جس طرح آنحضرتؐ گمراہی کے زمانہ میں تشریف لائے اسی طرح مسیح محمدی جو فارسی الاصل ہوگا وہ بھی گمراہی کے زمانہ میں آئے گا، اور قرآن کریم کا علم جو مسلمانوں سے اُٹھ چکا ہوگا آسمان سے اس کا علم پاکر دوبارہ اس کی اشاعت کرے گا۔ اور مسلمانوں کی علمی و عملی حالت کی اصلاح کرے گا۔ اور صداقت اسلام کے قوی دلائل ان کے ہاتھ میں دیگا۔ مسیحیوں کی طرف سے اسلام کے مقابلہ میں جو فتنہ برپا کیا جائے گا۔ اور اسلام کی صداقت مشتبہ ہو جائے گی۔ اس فتنہ کا مقابلہ بھی وہی کریں گے۔ اور اس طرح اسلام کی صداقت غیر مذاہب پر ثابت کرکے ان پر اتمام حجت کی جائے گی۔

چنانچہ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود عین وقت پر آیا اور خدا تعالیٰ نے اس کے ہاتھ سے غلبۂ اسلام کا بیج بو دیا ہے۔ اور وہ بیج اب خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر رہا ہے۔

پس آنحضرتؐ کی بعثت ثانیہ کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئی عظیم الشان طریق پر پوری ہو چکی۔ اللہ تعالیٰ اُمت محمدیہ کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ آنحضرتؐ کی موعود بعثت ثانیہ سے مستفیض ہو سکیں ۔

قادیان میں ایک شادی اور رخصتانہ کی تقریب

قادیان ۸ دسمبر آج بعد نماز عصر مکرم مبارک احمد صاحب ہیڈ محرر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ موصوف کا نکاح محترمہ نصرت قریشی صاحبہ بنت مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش کے ساتھ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھا تھا۔

حسب پروگرام نماز عصر کے بعد حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کرائی۔ بعد دعا اسی جگہ سے برات مکرم قریشی فضل حق صاحب کے گھر پہنچی جہاں تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس موقع پر ناظر صاحبان و دیگر درویشان کرام خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔

نماز مغرب سے پہلے رخصتانہ عمل میں آیا۔ اس تقریب میں محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے رحمت و برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ فرمائے۔

(ایڈیٹر بدر)

اخبار قادیان

• ۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید مورخہ ۱۱/۱۲/۷۵ کو کلکتہ کے تحریک جدید کے دورہ پر تشریف لے گئے۔

• ۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یوپی کے تربیتی دورہ سے مورخہ ۱۲/۱۲/۷۵ کو بخیریت قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

• ۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش کی کامل صحت کیلئے بھی احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

آپ کا چندہ اخبارِ بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبارِ بدر کا چندہ آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ۔ بذریعہ اخبار ہٰذا بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں ۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے ۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی اعلانات اور علمی مضامین سے محروم ہو جاویں ۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو ۔ آمین ۔

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۱۱۵	محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ	۱۳۰۶	مکرم چوہدری عبدالحفیظ ابراہیم صاحب
۱۱۱۶	امجد اکیڈمی	۱۳۱۰	" سیکرٹری مسلم لائبریری
۱۱۴۹	مکرم احمد صاحب ایچ اے فاضل	۱۳۱۲	" سیکرٹری کریسنٹ لائبریری
۱۱۹۳	" مولوی محمد اعظم صاحب	۱۳۱۳	" ایم ۔ اے رشید صاحب
۱۲۰۳	" محمد عثمان صاحب	۱۳۱۴	" محمد صدیق صاحب
۱۲۰۹	" پی ۔ محی الدین صاحب	۱۳۵۹	" جی ۔ ایم مصطفےٰ صاحب
۱۲۱۲	" محمد یوسف خان صاحب	۱۳۶۰	" شہاب الدین صاحب
۱۲۲۱	" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب	۱۴۱۸	" میاں عبدالمجید صاحب، دوہرہ
۱۲۳۸	" مسعود احمد صاحب ۔	۱۴۲۷	" رحمت اللہ صاحب منڈاشی ۔
۱۲۳۹	" شیخ محمود احمد صاحب منشی	۱۴۳۶	" سید محمود صاحب
۱۲۴۳	" محمد ابراہیم صاحب	۱۴۴۹	" ڈاکٹر محمد یونس صاحب
۱۲۴۹	" محمد رضوان الدین صاحب	۱۴۶۹	" عبدالشکور صاحب فاروقی ۔
۱۲۵۳	" مولوی خلیل الدین احمد صاحب	۱۴۷۱	" ایس ۔ ایم عمران صاحب ۔
۱۲۵۸	" آفتاب احمد صاحب	۱۵۱۵	" عبدالعزیز صاحب بڈھانوں ۔
۱۲۶۲	" عبدالہادی صاحب	۱۵۱۸	" نظام الدین صاحب عباسی ۔
۱۲۶۴	" تسنیم احمد صاحب	۱۵۴۵	" مولوی محمد سلیمان صاحب قریشی
۱۲۶۵	" وی ۔ پی عبدالحی صاحب	۱۶۱۳	" اعظم بیڑی فیکٹری ۔
۱۲۷۰	" ایس ۔ ایم ۔ احمد صاحب	۱۶۴۷	محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ
۱۲۷۴	" سید حسین صاحب	۱۷۱۹	مکرم ایم ۔ اے باقی صاحب
۱۲۷۶	" ڈاکٹر محمود احمد صاحب	۱۷۲۷	" عبدالمنان صاحب دانحفر ۔
۱۲۷۸	" کمال الدین صاحب	۱۷۳۳	" محمد اسلم خان صاحب
۱۲۸۷	" ماسٹر نعمت اللہ صاحب	۱۷۴۰	محترمہ مسز قیصر احمد صاحب
۱۲۹۱	" الحاج آدم ابراہیم صاحب	۱۷۷۳	مکرم محمد سیف الدین صاحب
۱۲۹۲	" مہر اقبال حسین صاحب	۱۷۹۶	" ایس ۔ این جمیل صاحب
۱۲۹۳	" محمد فرید صاحب	۱۸۲۰	" سید عنایت اللہ صاحب
۱۲۹۷	" ایم وزیر صاحب	۱۸۶۰	" محمد یونس صاحب
۱۲۹۸	" کرنل عبدالرزاق صاحب	۱۸۸۱	" عبدالعزیز صاحب استاد
۱۳۰۲	" سیکرٹری سنٹرل مسلم لائبریری ۔	۱۸۹۵	" ایس ۔ ای ۔ احمد صاحب ۔

"اذان" ـــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اپنی آواز ملاتے ہوئے اسی انداز میں وہی الفاظ کہتے چلے جاتے ہیں جو مؤذن کی زبان سے نکلتے ہیں ! بوقتِ اذان اُن گلیوں سے گزرنے والا ہر احمدی اس زبردست تبدیلی کو دیکھ سن کر جس طرح پر لطف اندوز ہوتا ہے اس کی کیفیت محسوس تو کی جاسکتی ہے مگر افسوس کہ الفاظ میں اس کا بیان ممکن نہیں ـــــ بایں ہمہ اس زبردست عملی تبدیلی کو دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ منارۃ المسیح قادیان سے پنجگانہ نمازوں کے وقت بلا ناغہ بانگِ نماز کا بلند ہونا اور مقامی غیر مسلم آبادی کا نہ صرف اس سے مانوس ہوتے جانا بلکہ اس منارہ اور اذان کی کشش سے سینکڑوں نفوس کا نہایت اشتیاق کے ساتھ روزانہ منارہ کی زیارت اور اسلام و احمدیت کی باتیں سُننے کے لئے کھیچے چلے آنا خدا تعالیٰ کے انہیں بیشمار فضلوں اور رحمتوں میں سے بڑا فضل ہے جن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۷۵ سال پہلے سنہ ۱۹۰۲ء میں فرمایا تھا ؎

شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے

اور آج اس نوع کے فضلوں کا مشاہدہ ہر وہ شخص کر سکتا ہے جو قادیان کی بابرکت بستی میں فروکش ہے ۔ یا اپنے حالات کی مجبوری کے تحت کچھ وقت نکال کر چند روز کے لئے تو ضرور ہی آجاتا ہے ـــــ ! !

فطوبیٰ لمن اُتیٰ وشاھد من اٰیاتِ ربہ الکبریٰ ـــــ !!

(محمد حفیظ بقاپوری)

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۲۰۳۰	مکرم محمد سراج الدین قمر صاحب	۲۱۰۹	مکرم علی قاسم صاحب
۲۰۶۱	" شمس الرحمن صاحب	۲۲۳۸	خالق انجینئرنگ ورکس ۔
۲۰۶۳	" محمد عبدالخالد صاحب ۔	۲۳۱۸ F	مکرم ملک داؤد احمد صاحب
۲۰۶۶	" کبیراج اعجاز الحق صاحب	۲۲۵۰	شری شیام لال لائبریری ۔
۲۰۶۹	" نذیر احمد صاحب	۲۲۶۴	نوجوت لائبریری
۲۰۷۱	" شریف احمد صاحب	۲۲۷۰	مکرم سید رحمت اللہ صاحب
۲۰۷۳	" نورالاسلام صاحب	۲۵۵۲	" ڈاکٹر حفظ الرحمن صاحب
۲۰۷۴	" بدیع الزمان صاحب	۲۵۹۶	" قریشی عبدالحمید صاحب
۲۰۷۸	" محمد حنیف صاحب	۲۷۴۹	" خلیل احمد صاحب
۲۰۸۸	" محمد یونس صاحب	۲۸۹۲	" شیخ محبوب احمد صاحب

"بدر" کا جلسہ سالانہ نمبر

انشاء اللہ بدر کا اگلا شمارہ جلسہ سالانہ نمبر ہوگا ۔ جو ۱۸ر و ۲۵ر دسمبر کی دو اشاعتوں کو ضم کرکے مرتب کیا جا رہا ہے ۔ (ایڈیٹر بدر)

عہدیدارانِ مال کی خدمت میں ضروری گذارش

پنجاب نیشنل بنک کے ریجنل مینیجر صاحب جالندھر نے ہماری درخواست پر اپنے ہیڈ آفس کی منظوری سے ۲۵ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو سرکلر کیا ہے کہ "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں قادیان سے باہر کی جماعتوں سے بھجوائی جانے والی رقوم بلا فیس وصُول کر کے بھجوائی جائیں۔ ایسی جملہ رقوم M. T. (MAIL TRANSFER) کے ذریعہ ہمارے حساب قادیان میں جمع ہوں گی۔ اور بیرونی برانچیں رقوم وصُول کرتے وقت احباب کو رسید دیا کریں گی۔ اس بارے میں ضروری گذارش ہے کہ:-

(۱) ہمارا اکاؤنٹ SADR ANJUMAN AHMADIYYA QADIAN کے نام ہے اس لئے رقوم جمع کراتے وقت "صدر انجمن احمدیہ قادیان" کے اکاؤنٹ میں جمع ہونے کا درج کیا جائے۔ پنجاب نیشنل بنک قادیان میں ہمارے کرنٹ اکاؤنٹ کا نمبر 175 ہے۔ اکاؤنٹ کا نمبر بھی درج کرنا زیادہ بہتر رہے گا۔

(۲) احباب رقوم جمع کرا کر رسید بنک اور تفصیلِ چندہ دفتر ہذا کو ارسال فرما دیا کریں۔

(۳) ریجنل مینیجر صاحب کے سرکلر کی مصدقہ نقل جماعتوں کی خدمت میں ارسال کی جا چکی ہے۔ یہ صرف پنجاب نیشنل بنک کی برانچوں کے لئے ہے۔ اگر کسی جماعت میں سرکلر کی نقل نہ ملی ہو تو مطلع فرما دیں۔ تاکہ دوبارہ بھجوا دی جائے۔

امید ہے کہ احباب اس رعایت سے فائدہ اُٹھا کر فیس کی بچت کریں گے ۔۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

امرتسر اور قادیان کے درمیان ریلوے ٹرین کے اوقات

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی سہولت کے لئے امرتسر سے قادیان تک چلنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

ٹرین	روانگی از امرتسر	رسیدگی قادیان	ٹرین	روانگی از قادیان	رسیدگی امرتسر
۱- صبح پہلی گاڑی	۵-۳۰	۷-۳۰	۱- پہلی گاڑی	۸-۱۰	۱۰-۰۰
۲- دوپہر دوسری گاڑی	۱۵-۰۰	۱۷-۲۰	۲- دوسری گاڑی	۲۰-۲۰	۲۲-۳۰

نوٹ نمبر (۱) امرتسر سے سیدھی قادیان کے لئے صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ اسی طرح قادیان سے امرتسر تک بھی صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ جن کے اوقات اُوپر درج ہیں۔

نمبر (۲) شام کو ایک گاڑی امرتسر سے ۱۷-۴۵ پر چلتی ہے جو ۱۸-۴۵ پر بٹالہ پہنچتی ہے۔ اِس وقت بٹالہ سے قادیان کے لئے گاڑی مِل جاتی ہے۔ یہ گاڑی بٹالہ سے ۱۹-۱۵ پر چل کر ۱۹-۵۰ پر قادیان پہنچ جاتی ہے۔

نمبر (۳) امرتسر سے بٹالہ تک ہر پانچ منٹ بعد بس چلتی ہے۔ اور بٹالہ سے قادیان تک ۲۵ بسیں چلتی ہیں چونکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کے ہمراہ سامان اور بستر وغیرہ ہوتے ہیں اس لئے بسوں پر سفر کرنا اس لحاظ سے تکلیف دِہ ہے کہ بٹالہ میں بس تبدیل کرنا پڑتی ہے ۔۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی کی مبارک تحریک
اور
ایک خواب

اشاعتِ اسلام و غلبۂ اسلام کے منصُوبہ کے تحت چندہ دینے والوں کے متعلق ایک نہایت اچھا خواب خاکسار نے دیکھا۔ دیکھا کہ ایک شخص نے پُر مسرت، آہنی تقطیع لکھی ہوئی بطور تحفہ مجھے دی۔ میں نے دیکھا اُس میں بہت سے نام احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ میں چندہ دینے والوں کے درج تھے۔ اخیر میں اس عاجز کا نام بھی تھا۔ اور ہر ایک نام کے ساتھ ان کا ادا شدہ چندہ بھی درج تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی غلبۂ اسلام کے متعلق تحریک سے اللہ تعالیٰ کی محبوبیت اور چندہ ادا کرنے والوں سے شفقت دیکھ کر عاجز نے اپنے صحابی والدین اور دیگر فوت شدہ احمدی اعزہ کی طرف سے مبلغ سات سَو روپیہ باقساط ادا کرنے کا وعدہ لکھ دیا۔ اور پہلی سالانہ قسط مبلغ پچاس روپیہ بابت ۷۶-۱۹۷۵ء ادا کر دی ہے۔ مَیں اپنی ضعیفی اور علالت کے پیشِ نظر اپنے عزیز بیٹوں کو وصیت کرتا ہوں کہ اگر میں جلد فوت ہو جاؤں تو وہ بقیہ قسطیں تا اختتام احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ میں ادا کرتے ہوئے اچھا نمونہ قائم کریں۔ مبلغ پانچ روپیہ اعانتِ بدر میں ارسال ہیں۔

خاکسار (حافظ) سخاوت علی مہاجر درویش قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے یہ چندہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونا ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔ لہذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اِس طرف جلد توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو اس کی توفیق بخشے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ۔۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

صرف ۴ نئے پیسے روزانہ

کی بچت سے آپ اپنا پیارا اخبار بدر ہر ہفتہ پا سکتے ہیں۔ آپ پر کوئی بوجھ نہ ہوگا اور آپ چار نئے پیسے روزانہ جمع کرتے ہوئے

پندرہ ۱۵ روپے سالانہ چندہ

اخبار بدر کا بھی بہ آسانی ادا فرما سکیں گے۔ بس آج ہی آپ اس تجویز کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے رُوح پرور خطبات۔ علمائے کرام کے قیمتی مضامین۔ احمدیت (حقیقی اسلام) کی صحیح تعلیم اور اپنے پیارے مرکز قادیان دارالامان کے تازہ حالات سے مستفید ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ آپ کی طرف سے یہ عمل بدر کی اعانت بھی سمجھا جائے گا۔

نوٹ:- اپنا پتہ۔ مکان نمبر۔ گلی نمبر۔ جگہ۔ ڈاک خانہ۔ ضلع۔ صُوبہ اور پن کوڈ وغیرہ صاف اور خوشخط اُردو اور انگریزی میں تحریر کیجئے۔

مینیجر بدر قادیان

جماعتوں کی وصولی چندہ تحریک جدید میں خاص کارکردگی

قریب میں جماعت ہائے حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ یادگیر۔ چنتہ کنٹہ۔ شیموگہ۔ کیرنگ اور وادیٔ کشمیر کی تمام جماعتوں نے انسپکٹران مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری، مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ (مبلغ ہاری پاری گام) سے تعاون کرتے ہوئے نمایاں طور پر چندہ تحریک جدید ادا کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ دیگر جماعتیں بھی مہربانی کر کے توجہ فرمائیں۔ اور سالِ نَو کے وعدہ جات بھجوانے میں تاخیر نہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

پتہ مطلوب ہے

مکرم سید عارف احمد صاحب ولد مکرم سید نظام الدین صاحب جمیل موصی نمبر ۱۴۰۶۷ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ سید عارف احمد صاحب نے جمشید پُور سے وصیت کی تھی۔ بعد میں وہ اپنے آبائی وطن آرہ چلے گئے۔ ان کی طرف سے دفتر کے خطوط کا جواب نہیں مل رہا۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو اُن کا ایڈریس معلوم ہو تو مہربانی کر کے دفتر کو مطلع فرما دیں ۔۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان